128475 ـ دوسرے خاوند نے جماع سے انکار کر دیا تا کہ پہلے خاوند کے پاس واپس نہ جا سکے

سوال

تین طلاق والی مطلقہ عورت نے دوسرے شخص سے شادی کی اور دوسرے خاوند کے گھر ومنتقل ہوگئی اور دو ماہ تك اس كے ساتھ رہی، پھر اس نے اسے طلاق دے دی، اور جب اس عورت نے پہلے خاوند كے پاس جانے اور رجوع كرنے كا ارادہ كيا تو دوسرے خاوند نے دعوی كيا كہ اس نے اس عرصہ ميں اس سے جماع نہيں كيا، اور يہ عورت اسے ايسا نہيں كرنے ديتی تھی، تو كيا اس عورت كے ليے پہلے خاوند سے رجوع كرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مغنی اور شرح الكبير كے مؤلفين نے دونوں كتابوں كی آٹھويں جلد كے صفحہ (501) ميں بيان كيا ہے كہ:

اس سلسلہ ميں عورت كی بات قبول كی جائيگی، اور جب اس كا پہلا خاوند اس عورت كو نہ جھٹلائے تو وہ پہلے خاوند كے ليے حلال ہوگی، دونوں صاحب كتاب نے بيان كيا ہے كہ امام شافعی رحمہ اللہ كا مسلك يہی ہے، اور انہوں نے ان كے علاوہ كسی اور سے اس ميں اختلاف ذكر نہيں كيا، اور يہی واضح ہے.

كيونكہ ظاہر اس عورت كے ساتھ ہے، اور مرد جماع سے انكار كرنے پر متہم ہے؛ كيونكہ اس كے كہنے كے مطابق عورت نے اس كے ساتھ حسن معاشرت نہيں كی، اس ليے اس عورت كو پہلے خاوند سے روكنے كے قصد سے دوسرے خاوند كو متہم كيا جائيگا.

اور اس ليے بھی كہ ظاہر يہی ہے كہ اس نے عورت كے ساتھ جماع كيا ہے؛ كيونكہ غالب يہی ہے كہ جب خاوند اپنی بيويوں كے ساتھ خلوت كرتے ہيں اور انہيں قدرت بھی حاصل ہوتی ہے تو پھر جماع كا حصول ہوتا ہے.

اور اس شخص كا انكار ظاہر كے خلاف ہے؛ اور اس ليے بھی كہ اس چيز كا علم تو ان دونوں سے ہی ہو سكتا ہے اور كسی دوسرے سے نہيں، اور عورت نے اس كا اعتراف كيا ہے كہ اس سے جماع ہوا ہے، اور اس كے اعتراف كو ختم كرنے والی كوئی چيز نہيں، اس ليے جب تك پہلا خاوند اسے نہيں جھٹلاتا اس عورت كی تصديق كرنا ضروری ہے.

واللہ سبحانہ و تعالی اعلم.

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے، اور دین پر ثابت قدم رکھے یقینا وہ سب سے بہتر ہے جس سے سوال کیا گیا ہے.

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ " انتہی .